© rasailojaraid.com

درس حدیث

مولانا صوفی عبدالحمید سواتی

مسلمان بھائی سے ہمدردی کا صلہ

متن حدیث

عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من نفس عن مؤمن کربة من کرب الدنیا نفس الله عنه کربة من کرب یوم القیامة ومن ستر مسلما ستره الله فی الدنیا والاخرة ومن یسر عن معسر یسره الله فی الدنیا والاخرة والله فی عون العبد ماکان العبد فی عون اخیه ومن سلک طریقا یلتمس فیه علما سهل الله به طریقا الی الجنة وما اجتمع قوم فی بیت من بیوت الله یتلون کتاب الله ویتدارسونه بینهم الا نزلت علیهم السکینة وغشیتهم الرحمة وحفتهم الملئکة وذکرهم الله عزوجل فیمن عنده

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ومن ابطأ به عمله لم یسرع به نسبہ۔

(مسند احمد طبع بیروت جلد ۲ صفحہ ۲۵۲)

ترجمہ و تشریح

یہ بڑی مشہور حدیث ہے جو اکثر سنی اور سنائی جاتی ہے۔ اس میں حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے بہت سی باتیں بیان فرمائی ہیں جو حقیقتہً میں بے مثال جواہر پارے ہیں۔

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو شخص دنیا میں کسی مومن کی تکلیف کو دور کرے گا' قیامت والے دن اللہ تعالیٰ اس کی تکلیف کو دور کر دے گا۔ کوئی شخص بیمار ہو جائے' کسی کو کوئی حادثہ پیش آجائے یا کوئی دیگر دنیوی تکلیف میں مبتلا ہو اور دوسرا مسلمان اس تکلیف کو ہٹانے میں مصیبت زدہ کی اعانت کرے تو اللہ تعالیٰ قیامت والے دن ایسے شخص کی پریشانیوں' تکالیف اور مصائب کو دور فرما دے گا۔

آپ نے دوسری بات یہ فرمائی کہ جس شخص نے کسی مسلمان بھائی کی ستر پوشی کی' اس کے عیوب کو ظاہر کرنے کے بجائے پردے میں رکھا' اللہ تعالیٰ دنیا اور آخرت میں ایسے شخص کی پردہ پوشی فرمائے گا اور اسے رسوا ہونے سے بچائے گا۔

آپ کا تیسرا جواہر پارہ یہ ہے کہ جس شخص نے کسی تنگ دست پر آسانی کی' مثلاً" کسی مقروض کو مہلت دے دی اس پر سختی نہیں کی' تو فرمایا اللہ تعالیٰ اس کے لیے دنیا اور آخرت میں آسانی پیدا فرمائے گا اور اسے کسی پریشانی میں مبتلا نہیں ہونا پڑے گا۔

چوتھی بات یہ فرمائی کہ جو شخص کسی مسلمان بندے کی مدد میں ہوتا ہے یعنی ضرورت کے وقت اس کی مدد کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس شخص کی مشکل کے وقت مدد فرماتا ہے۔

آپ نے پانچویں نمبر پر فرمایا' جو شخص حصول علم کے لیے راستے پر چلا یعنی اس مقصد کے لیے سفر اختیار کیا' اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت کے راستے کو آسان فرما دیتا ہے۔ اس علم سے مراد دین کا علم ہے۔ پھر جب ایسا شخص علم حاصل کر کے اس پر عمل پیرا ہوتا ہے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اور اسے دوسروں تک پہنچاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت کا راستہ آسان کر دیتا ہے اور وہ آسانی کے ساتھ جنت میں پہنچ جاتا ہے۔

آپ کا چھٹا جوہر پارہ یہ ہے کہ جب کچھ لوگ اللہ کے گھروں میں سے ایک گھر یعنی مسجد میں جمع ہوں اور وہاں اللہ کی کتاب کی تلاوت کریں اور آپس میں پڑھیں پڑھائیں تو خداوتعالیٰ کی جانب سے ان پر تسلی نازل ہوتی ہے اور اللہ کی رحمت ان کو ڈھانپ لیتی ہے اور اللہ کے فرشتے ان کو ہر طرف سے گھیر لیتے ہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ ان لوگوں کا ذکر اس مخلوق کے سامنے کرتا ہے جو اس کے پاس ہے۔ اس مخلوق سے مراد اللہ کے فرشتے ہیں جن کے سامنے اللہ تعالیٰ مسجد میں جمع ہونے والے لوگوں کی تعریف بیان کرتا ہے کہ یہ اللہ کے کلام کو پڑھنے پڑھانے والے لوگ ہیں۔ گویا اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کے عمل کی قبولیت پر فرشتوں کو گواہ بنا لیتا ہے اور ان کو اجر عظیم سے نوازتا ہے۔

آپ نے ساتویں بات یہ فرمائی۔ جس شخص کا عمل اس کو پیچھے کی طرف ہٹائے گا' اس کا حسب نسب اس کو آگے نہیں بڑھائے گا یعنی آگے کی طرف نہیں لے جا سکتا۔ مطلب یہ ہے کہ درجات کی بلندی کا دارومدار اعمال پر ہے نہ کہ نسب پر' جس شخص کے اعمال ایسے ہیں جو اس کو ذلت و رسوائی کی طرف دھکیل رہے ہیں تو اس کا خاندان خواہ کتنا بھی اونچا ہو' اس کو عزت نہیں دلا سکتا۔ اللہ تعالیٰ کا یہ اٹل قانون ہے کہ اگر اعمال اچھے نہیں تو نہ نسب کام آئے گا اور نہ خالی کسی اچھے آدمی کی طرف نسبت کام دے گی۔ لہٰذا ہر شخص کو اپنے اعمال کی درستگی اور فکر کی پاکیزگی کی طرف دھیان دینا چاہیے کہ اس کے بغیر نجات ممکن نہیں۔ جو لوگ محض نسب پر قناعت کر کے بیٹھ جاتے ہیں' وہ کامیابی کی منزل تک نہیں پہنچ سکتے۔

© rasailojaraid.com